از عدالت عظمیٰ

10 اپریل 1953

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ۔

بنام

بینک کے ملازمین۔

پتنجلی شاستری سی جے، مکھر جے، ایس آر داس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947، دفعہ 33-صنعتی تنازعہ-ٹریبونل کا حوالہ-نئی بنیادوں پر ہڑتال-ٹریبونل کے سامنے زیرالتواء کارروائی کے دوران ہڑتال کرنے والوں کی برطرفی۔دفعہ 33 کا دائرہ کار۔

بینک اور اس کے ملازمین کے درمیان بعض تنازعات سے متعلق صنعتی ٹریبونل کے سامنے زیر التوای کاروائی کے دوران جس کی نمائندگی اس کے ملازمین کی کی یونین کرتی ہے۔جواب دہندگان نے ایک ہزار سے زیادہ دیگر کارکنوں کے ساتھ ایک نئے تنازعہ کے سلسلے میں عام ہڑتال شروع کی۔ہڑتال کرنے والوں کو برخاست کر دیا گیا اور ایک دوسرے ٹریبونل کے حوالے پر اس ٹریبونل نے کہا تھا کہ ہڑتال غیر قانونی تھی اور برطرفی قانونی تھی۔لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اپیل پر فیصلہ دیا کہ اگرچہ ہڑتال غیر قانونی تھی لیکن بینک نے اسے معاف کر دیا تھا اور اس لیے برطرفی غیر قانونی تھی اور بحالی کا حکم دیا۔مزید اپیل پر؛ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہا کہ ہڑتال غیر قانونی تھی اور بینک نے اسے معاف نہیں کیا تھا، کیونکہ صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 33 کے تحت صنعتی تنازعہ کے سلسلے میں بینک اور اس کے کارکنوں کے درمیان ایک اور ٹریبونل کے سامنے کارروائی زیر التوا تھی، بینک اس ٹریبونل کی تحریری اجازت کے بغیر کارکنوں کی برطرفی نہیں کر سکتا تھا جو کہ حاصل نہیں کی گئی تھی اور اسلئے اس بنیاد پر برطرفی غیر قانونی تھی۔

صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 33، ہڑتالوں اور تالا بندی پر بھی لاگو ہوتا ہے، حالانکہ یہ ایکٹ کے باب پنجم میں ظاہر نہیں ہوتا ہے جس کا عنوان "ہڑتال اور تالا بندی" ہے بلکہ باب سات میں ہے جس کا عنوان "متفرق" ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سول اپلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 181 سال 1952۔

16 اکتوبر 1952 کو عدالت عظمیٰ کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، 22 دسمبر 1952 کو کلکتہ کے لیبر اپلیٹ ٹربیونل بھارت کے فیصلے سے اپلیں نمبر Cal.366/51, Cal.70/52,Cal.69/52، جو چیئرمین، صنعتی ٹربیونل، دہلی کے 9 فروری 1952 کے ایوارڈ سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل گزار کی طرف سے ایم۔سی سیتلواڈ (بھارت کے اٹارنی جنرل) اور این۔سی۔چٹرجی (بشمول، آر۔ ایل۔اگروال)۔

جواب دہندگان کی طرف سے اے۔ایس۔آر۔چاری اور ہردیال ہارڈی۔

10 اپریل 1953 کو عدالت کا فیصلہ پتنجلی شاستری چیف جسٹس نے دیا تھا۔ یہ کلکتہ میں لیبر اپلیٹ ٹربیونل بھارت کے 22 ستمبر 1952 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے سے اپیل ہے، جس میں 9 فروری 1952 کے ایک ایوارڈ کو کالعدم قرار دیا گیا ہے، جو اپیل کنندہ، پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ، دہلی (جسے اس کے بعد بینک کہا گیا ہے) اور اس کے کارکنوں کے درمیان کچھ تنازعات پر فیصلہ سنانے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا، جن کی نمائندگی ان کی یونین نے کی تھی۔

اس اپیل کی طرف لے جانے والے حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔فریقین کے درمیان کئی دیگر تنازعات پہلے ہی 21 فروری 1950 کو شری کے۔ایس۔سمبل پوری کی صدارت میں ایک اور صنعتی ٹربیونل کو بھیجے جا چکے تھے، اور مذکورہ ٹربیونل کے سامنے کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران، بینک نے الزام لگایا کہ جواب دہندگان نے ایک ہزار سے زیادہ دیگر کارکنوں کے ساتھ مل کر ایک نئے تنازعہ کے سلسلے میں 18 اپریل 1951 کو غیر قانونی طور پر عام ہڑتال شروع کی۔اس کے بعد، ہڑتال کرنے والوں کو نوٹس جاری کیا گیا کہ جب تک کہ وہ 24 اپریل 1951 تک کام پر واپس نہیں آتے، یہ سمجھا جائے گا کہ انہوں نے اپنی مرضی سے ملازمت چھوڑ دی ہے۔اس نوٹس کو ہڑتال کرنے والوں کی طرف سے نظر انداز کیے جانے کے بعد 27 اپریل 1951 کو انہیں دوسری نوٹس جاری کی گئی جس میں ان کی ملازمت ختم کر دی گئی۔اس پر حکومت بھارت نے مداخلت کی، اور ان کے درمیان ہونے والی بات چیت کے نتیجے میں

سرکاری حکام اور بینک، نے بعد میں 150 کے علاوہ تمام ملازمین کو واپس لینے پر اتفاق کیا جن کے خلاف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بینک کوان کی مبینہ تخریبی سرگرمیوں اور ہڑتال سے پہلے اوراس کے دوران دیگر قابل اعتراض اور غیر قانونی طرزعمل کی وجہ سے اعتراضات تھے۔2 جولائی 1951 کو حکومت بھارت نے مذکورہ 150 ملازمین کی برطرفی وغیرہ سے متعلق سوالات کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک ٹریبونل تشکیل دی گئی

، اوراس ٹریبونل نے فریقین کی جانب سے کیس کے بیانات طلب کرنے اور ان کی سماعت کے بعد، 9 فروری 1951 کو ایک ایوارڈ دیا، جس میں واحد اس بنیاد پر بحالی سے انکار کیا گیا کہ مدعا علیہان صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 23 (ب) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی ہڑتال پر چلے گئے تھے، اور یہ کہ بینک انہیں برخاست کرنے کا حقدار تھا۔ تاہم ٹریبونل نے مدعا علیہ کے معاوضے کو تنخواہ اور الاؤنس کے ذریعے برخاستگی کی تاریخ سے ایوارڈ کی اشاعت کی تاریخ تک نصف شرحوں پر منظور کیا۔ مدعا علیہان نے کلکتہ میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل سے اپیل کی جس نے صنعتی ٹریبونل سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ہرتال غیر قانونی تھی، اس نے کہا کہ بینک کی طرف سے اسے معاف کر دیا گیا تھا اوراس وجہ سے جواب دہندگان کو اس بنیاد پر برخاست کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے اختیار نہیں ہے کہ انہوں نے غیر قانونی ہڑتال میں حصہ لیا تھا۔ اپیلٹ ٹریبونل نے مزید کہا کہ مدعا علیہان کی برطرفی غلط تھی کیونکہ ان میں سے کسی کے خلاف ان کی مبینہ تشدد یا تخریبی سرگرمیوں کے سلسلے میں کوئی الزام نہیں بنایا گیا تھا اور ان کی وضاحت طلب نہیں کی گئی تھی۔ اپیلیٹ ٹریبونل نے اس کے مطابق سوچا کہ اس کے مذکورہ حکم میں کچھ مخصوص نکات پر مزید ثبوت کی ضرورت ہیں اوراس نے اپنا فیصلہ محفوظ کیا کہ آیا مدعا علیہان اس طرح کے ثبوت لینے کے بعد تک بحالی کے حقدار ہیں یا نہیں۔

بینک کے قابل وکیل نے اس اپیل کی حمایت میں دوگنی دلیل پیش کی۔ انہوں نے نتیجے کی درستگی کو چیلنج کیا جو کہ بینک کے پاس، مقدمے کے حالات تھے، جواب دہندگان کی غیر قانونی ہڑتال کو معاف کر دیا گیا تھا، اور برقرار رکھا کہ بینک کو اختیار ہے کہ وہ غیر قانونی ہڑتال پر انحصار کرے کیونکہ جواب دہندگان کی برطرفی کا جواز پیش کرتا ہے۔ اس بنیاد پر قابل وکیل نے دلیل دی کہ اب جواب دہندگان کو بینک ملازمت کی بحالی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طرح کی بحالی جواب دہندگان کو قانونی نظر میں بینک کو نئے سرے سے ملازمت دینے پر مجبور کرنے کے مترادف ہوگی، جس پر اپیلٹ ٹریبونل کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے عرض کیا کہ اس عدالت کو 22 ستمبر 1952 کے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دے دینا چاہیے، جس میں مذکورہ حکم کے ذریعے ہدایت کردہ مزید تحقیقات کو خارج کر دیا جائے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم غیر قانونی ہڑتال کی معافی یا رعایت کے سوال پر کسی بھی رائے کا اظہار کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں؛ کیونکہ، یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایسی کوئی معافی یا رعایت نہیں تھی اور جواب دہندگان کو برطرف سے غیر قانونی ہڑتال کرنے پر بینک کے لیے ایک درست بنیاد کے طور پر بھروسہ کرنے کا اختیار تھا، ہماری رائے ہے کہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33، مزید اس دلیل کا مختصر جواب پیش کرتی ہے کہ اپیلٹ ٹریبونل کو جواب دہندگان کے دوبارہ بحالی کا حکم دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ اس دفعہ میں، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی بھی مالک، کسی صنعتی تنازعہ کے سلسلے میں ٹریبونل کے سامنے کسی بھی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران، تنازعہ میں متعلقہ کسی کارکن کو برخاست یا بصورت دیگر خارج نہیں کرے گا سوائے مذکورہ ٹریبونل کی تحریری اجازت کے۔ تسلیم شدہ طور پر، ایسی کوئی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔ اگر شری سمبل پوری کے سامنے زیر التواء کارروائی نے ایکٹ کی دفعہ 23 (بی) کے تحت مدعا علیہ کی ہڑتال کو غیر قانونی بنا دیا، تو دفعہ 33 کے مطابق بینک کی طرف سے مدعا علیہان کو اس کی اجازت حاصل کیے بغیر برخاست کرنا بھی غیر قانونی تھا۔ ہمیں اٹارنی جنرل کی اس دلیل میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی کہ اس دفعہ کا اس مقدمے پر کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ ہڑتالوں اور تالا بندی کو ایک مختلف باب، باب پنجم میں نمٹا گیا ہے، اور چونکہ مدعا علیہان سری سمبلپوری کے سامنے زیر التواء تنازعات میں فکرمند نہیں تھے۔ دفعہ 33 کی شرائط موجودہ معاملے کا احاطہ کرنے کے لیے کافی وسیع ہیں، اور یہ حقیقت کہ اسے باب VII میں "متفرق" کے عنوان سے جگہ ملتی ہے، کسی بھی طرح سے خارج ہونے کے تمام معاملات پر اس کے عمومی اطلاق سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ یہ دفعہ حال میں ایکٹ XLVIII سال 1950 کے ذریعے کی گئی ترمیم سے ظاہر ہوتا ہے جس نے نئے تبدیل شدہ دفعہ میں "سوائے اس بدانتظامی کے جو تنازعہ سے منسلک نہیں ہے" کے الفاظ کو خارج کر دیا ہے۔ یہ بھی اتنا ہی واضح ہے کہ جواب دہندگان سری سمبل پوری کے سامنے زیر التواء تنازعات میں فکرمند ہیں، کیونکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان کی طرف سے دیا گیا کوئی بھی ایوارڈ جواب دہندگان کو پابند کرے گا۔ دفعہ 33 اس طرح مقدمے پر لاگو ہونے کی وجہ سے، بینک کی یہ دلیل کہ جواب دہندگان کو برخاست کرنا قانونی جائز تھا اور اس کے نتیجے میں اپیلٹ ٹریبونل کو ان کی بحالی کی ہدایت دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔

اس لیے ہمیں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور اسی کے مطابق ہم اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document